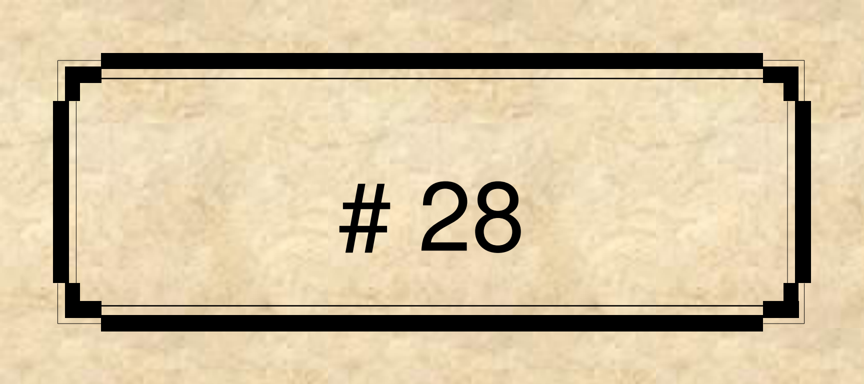

28

آیات نمبر 189 تا 195 میں لوگوں کی طرف سے چاند کے بارے میں پوچھے گئے ایک سوال کا جواب۔ محترم مہینوں اور مسجد حرام کے پاس کفار کی طرف سے حملہ کی صورت میں جوابی کاروائی کی اجازت دی گئی۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَ الْحَجِّ ؕ لوگ آپ سے چاند کی گھٹتی بڑھتی صورتوں کے متعلق دریافت کرتے ہیں، آپ فرمادیجئے کہ یہ لوگوں کے لئے تاریخوں اور حج کے مہینے کے تعیّن کے لئے وقت کی علامتیں ہیں وَ لَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَ اْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۠ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ اور یہ کوئی نیکی نہیں کہ تم دروازہ کو چھوڑ کر گھروں میں ان کے پیچھے کی طرف سے آؤ بلکہ نیکی تو پرہیزگاری اختیار کرنے کا نام ہے، اور تم گھروں میں ان کے دروازوں کے راستے آیا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ حج کی عبادت جس کی ابتداء ابراہیم (علیہ السّلام) کے زمانے میں ہوئی تھی ظہور اسلام تک کسی نہ کسی حالت میں جاری وساری تھی، لیکن اس دوران مشرکین مکّہ نے دوسری عبادات کی طرح اس میں بھی بہت سی بدعتیں داخل کرلی تھیں، ان میں سے ایک یہ تھی کہ حج کے لئے احرام باندھ لینے کے بعد اگر انہیں گھروں میں داخل ہونے کی ضرورت پیش آتی تو ان دروازوں سے گھروں میں داخل نہ ہوتے جن دروازوں سے باہر نکلے تھے بلکہ مکانوں کے پیچھے سے کسی دوسرے راستے سے داخل ہوتے تھے اور اسے نیکی کی بات سمجھتے تھے، اس آیت میں ان کی اس بے بنیاد رسم کی نفی کی گئی ہے وَ قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾

اور اللہ کی راہ میں تم بھی ان لوگوں سے جنگ کرو جو تم سے لڑتے ہیں مگر حد سے تجاوز نہ کرو، بیشک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا وَ اقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَ اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَیْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَ الْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ اور ان کفار کو جہاں بھی پاؤ قتل کردو اور تم بھی انہیں وہاں سے باہر نکال دو جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا تھا اور شرک کا فتنہ تو قتل سے بھی زیادہ سخت جرم ہے اس آیت میں پہلی مرتبہ ان لوگوں سے لڑنے کی اجازت دی گئی جو مسلمانوں سے آمادہ جنگ تھے وَ لَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى یُقٰتِلُوْكُمْ فِیْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۹۱﴾ اور ان سے مسجدِ حرام کے آس پاس نہ لڑو جب تک کہ وہ خود تم سے وہاں جنگ میں پہل نہ کریں، ہاں اگر وہ تم سے وہاں جنگ کریں تو انہیں قتل کر ڈالو، ایسے کافروں کی یہی سزا ہے فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۹۲﴾ اور اگر وہ باز آجائیں تو بیشک اللہ نہایت بخشنے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے وَ قٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ یَكُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۹۳﴾ اور ان سے اس وقت تک جنگ کرتے رہو جب تک کہ شرک کا فتنہ ختم نہ ہو جائے اور اللہ کا دین غالب ہو جائے، پھر اگر وہ باز آجائیں تو سوائے ظالموں کے کسی کے خلاف اقدام مناسب نہیں اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَ الْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَیْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَیْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَیْكُمْ ۪ وَ

اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ﴿۱۹۴﴾ حرمت والا مہینہ بدلہ ہے حرمت والے مہینے کا اور دیگر حرمت والی چیزیں ایک دوسرے کا بدل ہیں، پس اگر تم پر کوئی زیادتی کرے تم بھی اس زیادتی کی سزا دو مگر اتنی ہی جتنی اس نے تم پر کی، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور یہ بات خوب جان لو کہ اللہ متقی و پرہیزگار لوگوں کے ساتھ ہے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے حرمت والے مہینوں میں جنگ و جدال کی ممانعت تھی، لیکن مشرکین مکہ اس کا خیال نہیں کرتے تھے اور لوٹ مار کے لئے مسلمانوں پر حملہ کر دیتے تھے۔ اس آیت کے ذریعہ مسلمانوں کو اجازت دی گئی کہ ایسی صورت میں تمہیں بھی مناسب بدلہ لینے کی اجازت ہے

وَ اَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۖ وَ اَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴿۱۹۵﴾ اور تم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہو اور اپنے آپ کو خود اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو، اور اللہ کی راہ میں خلوص سے خرچ کیا کرو، بیشک اللہ تعالیٰ خلوص سے نیک کام کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے